فتوی نمبر:AB011

تاریخ:10فروری2020

بسم اللہ نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایک عورت کی میت کو اس کے اہل خانہ نے شوہر کی قبر میں دفن کر دیا جو کہ 10 سال قبل فوت ہوا تھا حالانکہ قبرستان میں متبادل جگہ موجود تھی صرف مین یعنی مرکز کی جگہ کا جواز بنا کر مرحوم شوہر کی قبر کشائی کر کے اس میں تدفین کر دی گئی۔ کیا اس طرح تدفین کرنا شرعاً درست ہے؟ اگر نہیں تو کیا میت قبر سے نکالا جائے یا اسی حال پر چھوڑ دیا جائے۔ بینوا و توجروا سائل: شیخ عامر قادری (اورنگی ٹاؤن، کراچی، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میت کو دفن کرنے کے بعد اگرچہ جسم خاک ہو چکا ہو قبر کھولنا ہر گز جائز نہیں کہ اس میں میت کی بے حرمتی، اس کی ہڈیوں کا علیحدہ کرنا ہے اور یہ ناجائز و گناہ ہے، البتہ اگر کسی غیر کی جگہ پر قبضہ کر کے مردے کو دفن کیا یا کوئی اور شرعی وجہ پائی گئی تو کھول سکتے ہیں، جبکہ صورت مسئولہ میں قبرستان میں دوسری جگہ ہونے کے باوجود بلا اجازت شرعی میت کو اس کے شوہر کی 10 سالہ پرانی قبر کھود کر دفن کیا گیا جو کہ ناجائز و گناہ ہے اور اس میں جو اہل خانہ برضا و خوشی شریک ہوئے سب گناہ گار ہوئے ان سب پر توبہ کرنا لازم ہے، لیکن اب اس دوسری میت کو وہاں سے نکالنے کیلئے دوبارہ قبر کُشائی کرنا قطعاً جائز نہیں کہ اس میں دونوں میتوں کی بے حرمتی ہونے کیساتھ ساتھ عورت پر اجنبی مردوں کی نظر پڑنے اور ان کے چھونے کا بھی قوی امکان ہے جو کہ سخت ناجائز۔

درمختار میں ہے: **لایخرج منہ بعد اھالۃ التراب الالحق أدمی کان تکون الارض مغصوبۃ اواخذت بشفعۃ ویخیر المالک بین اخراجہ ومساواتہ بالارض** "ترجمہ: مٹی ڈال دینے کے بعد قبر سے مردے کو نکالا نہ جائے گا مگر کسی انسان کے حق کی وجہ سے، مثلاً زمین غصب کی ہو یا شفعہ کی وجہ سے لے گئی ہو اور مالک کو اختیار ہو گا کہ مردے کو نکال دے یا قبر زمین کے برابر کر دے۔

(درمختار، کتاب الصلوۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، جلد3، صفحہ 170،171، مطبوعہ: لاہور)

امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

"**لایدفن اثنان فی قبر واحد الا لضرورۃ ولایحفر قبر لدفن أخر الا ان بلی الاول فلم یبق لہ عظم الا ان لایوجد بد فیضم عظام الاول ویجعل بینھما حاجز من تراب**" یعنی بلا مجبوری ایک قبر میں دو کا دفن جائز نہیں، نہ بلا مجبوری دوسرے کے دفن کے لئے قبر کھودنے کی

اجازت، مگر جبکہ پہلا بالکل خاک ہو گیا ہو کہ اس کی ہڈی تک نہ رہی، ہاں مجبوری ہو تو ہڈیاں ایک طرف جمع کر کے انھیں اور اس میّت میں مٹی کی آڑ قائم کر دیں۔ (فتح القدیر، کتاب الجنائز، فصل فی الدفن، جلد1، صفحہ 473، مطبوعہ: مصر)

تار تار خانیہ وامداد الفتاح میں ہے: "اذا صار المیت ترابا فی القبر یکرہ دفن غیرہ فی قبرہ لان الحرمۃ باقیۃ وان جمعوا عظامہ فی ناحیۃ ثم دفن غیرہ فیہ تبرکا بالجیران الصالحین ویوجد موضع فارغ یکرہ ذلک" یعنی اگر میّت بالکل خاک ہو جائے جب بھی اس کی قبر میں دوسرے کو دفن کرنا مکروہ تحریمی وناجائز ہے کہ حرمت اب بھی باقی ہے، اور اگر مزاراتِ صالحین کے قرب کی برکت حاصل کرنے کی غرض سے میّت کی ہڈیاں ایک کنارے جمع کر دیں تو اب بھی ناجائز ہے جبکہ فارغ جگہ دفن کو مل سکتی ہے۔

(فتاوٰی تاتارخانیہ، کتاب الجنائز، فصل فی القبر والدفن، جلد3، صفحہ 75، مطبوعہ: ہند)

امام محمد ابن امیر الحاج رحمہ اللہ تعالٰی حلیہ میں فرماتے ہیں: "یکرہ ان یدفن فی القبر الواحد اثنان الا لضرورۃ وبھذا تعرف کراھۃ الدفن فی الفساقی، خصوصا ان کان فیھا میّت لم یبل، واما ما یفعلہ جھلتہ اغبیاء من الحفارین وغیر فی المقابر المسبلۃ العامۃ وغیرھا من بنش القبور التی لم یبل اربابھا وادخال اجانب علیھم، فھو من المنکر الظاھر الذی ینبغی لکل واقف علیہ انکار ذلک علی متعاطیہ بحسب الاستطاعۃ فان کف والا دفع الٰی اولیاء الامور وفقھم اللہ تعالٰی لیقابلوہ بالتادیب، ومن المعلوم ان لیس من الضرورۃ المبیحۃ جمع میّتین ابتداء فی قبر واحد لقصد دفن الرجل مع قریبہ او ضیق محل الدفن فی تلک المقبرۃ مع وجود غیرھا وان کانت تلک المقبرۃ مما یتبرک بالدفن فیھا البعض من بھا من الموتٰی فضلا عن کون ھذہ الامور وما جری مجرھا مبیحۃ للنبش وادخال البعض علی البعض قبل البلی مع ما یحصل فی ضمن ذلک من ھتک حرمۃ المیّت الاول وتفریق اجزائہ فالحذر من ذلک" یعنی بلا مجبوری ایک قبر میں دو کا دفن جائز نہیں، اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ تہ خانوں میں دفن منع ہے خصوصاً جبکہ وہاں کوئی میّت موجود ہو جو ابھی خاک نہ ہوا اور وہ جو بعض گورکن وغیرہ جاہلان بد عقل کرتے ہیں کہ وقفی یا غیر وقفی قبرستان میں وہ قبر جس کا مردہ ہنوز خاک نہ ہو کھود کر دوسرا دفن کر دیتے ہیں، یہ صریح معصیت ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ حتی الامکان انھیں ایسا کرنے سے خود روکے، اور اس کے روکے نہ رُکیں تو حکام کو اطلاع دیں کہ وہ ان لوگوں کو سزا دیں، اور شریعت سے معلوم ہے کہ کسی کو اس کے عزیز یا تبرک کے لئے کسی مزار کے پاس دفن کرنے کی غرض سے ابتداء دو جنازے ایک قبر میں رکھنا حلال نہیں جبکہ وہاں دوسرا مقبرہ موجود ہو، نہ کہ ان وجوہ کے لیے اگلی قبر کھودنا، اور ایک کے خاک ہونے سے پہلے دوسرے کا اس میں داخل کرنا، یہ کیسے حلال ہو سکتا ہے حالانکہ اس میں پہلے میّت کی ہتک حرمت اور اس کے اجزاء کا متفرق کرنا ہے تو خبردار اس حرکت سے بچو۔

(ردالمحتار بحوالہ حلیہ ملخصاً باب صلٰوۃ الجنائز، جلد3، صفحہ 163، مطبوعہ: لاہور)

امام اہلسنت سیدی اعلٰی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

"عبارات امام محمد حلبی میں یہ دیکھنا کہ اپنے عزیز یا کسی مزار کے قریب میں دفن کا قصد وہ ضرورت نہیں جس کے باعث ابتداء ایک قبر میں دو کا دفن مباح ہو جائے، صاف ثابت ہوا کہ ایسا کرنا حلال نہیں ۔۔۔ کہ اس میں مسلمان میّت کی بےحرمتی ہے۔۔۔ اور مسلمان میّت کی ہڈی

علیحدہ کرنا ہے۔۔۔ میّت اگرچہ خاک ہو گیا ہو بلاضرورت شدید اس کی قبر کھود کر دوسرے کا دفن کرنا جائز نہیں جیسا کہ تارتاخانیہ وغیرہا میں فرمایا، مگر کسی کی مملوک زمین ہے خاک ہو جانے کے بعد وہ اپنی ملک میں تصرف کر سکتا ہے، عبارتِ تبیین کا یہی محل ہے، بہرحال خاک ہو جانے سے پہلے بلا مجبوری کسی کے نزدیک جائز نہیں۔۔۔ اقول وقد یکون عظم امرأۃ فکیف یحل للاجانب النظر الیہ ومسہ کشعرھا المقطوع کمانصوا علیہ" اقول (میں کہتا ہوں) ایسا بھی ہو گا کہ ہڈی کسی عورت کی ہو تو نامحرموں کا اسے دیکھنا چھونا حلال نہیں، علمائے کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔"

(فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، دفن کا بیان، جلد 9، صفحہ 389، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے "قبر کُشائی" کے متعلق نہایت اَہم وعبرت انگیز "عرض وارشاد" مُلاحَظہ فرمایئے:

عَرض: ایک قَبْر کچّی ہے، ہر بار (بارِش وغیرہ کا) پانی بھر جاتا ہے (کیا) اس میں پکّی ڈاٹ (یعنی سوراخ بند کرنے کی چیز) لگا دیں؟

ارشاد: قَبْر پر ڈاٹ لگانے میں حَرَج نہیں، ہاں کھولی نہ جائے۔ مِیّت کو دَفن کر کے جب مِٹّی دے دی گئی تو وہ اَمانت ہو جاتا ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی، اس کا کَشف (یعنی کھولنا) جائز نہیں۔ (کیونکہ قَبْر مس مردہ) دو حال سے خالی نہیں (یا تو) مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے یا مُنْعَم عَلَیہ (یعنی نعمت میں)۔ اگر مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اِسے، جس سے اُسے (یعنی خود دیکھنے والے کو) رنج پہنچے گا اور کر کچھ نہیں سکتا۔ اور اگر مُنْعَم عَلَیہ (یعنی نعمت میں) ہے تو اس میں اُس (یعنی میّت) کی ناگواری ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مُخَرَّجہ صَفْحَہ 501 تا 503، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

والله تعالٰی اعلم و علمه جل مجده أتم و أحكم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

15 جمادی الاُخریٰ 1441ھ 10 فروری 2020

الجواب صحيح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفى عنه الباري

دار الافتاء فیضانِ شریعت
المفتی
ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی